27 جون 2011ء

پریس کانفرنس

معزز صحافی خواتین وحضرات......السلام علیکم

آپ سب کی تشریف آوری کا بے حد شکریہ......آج آپ کو اسلئے زحمت دی گئی ہے تا کہ ایم کیو ایم کی مرکزی رابطہ کمیٹی نے پیپلز پارٹی کی موجودہ حکومت کے آمرانہ اقدامات کے پیش نظر اپنے طویل اجلاس میں جو فیصلے کئے ہیں ان فیصلوں سے آپ اور آپ کے ذریعے پوری قوم کو آگاہ کیا جاسکے۔

پیپلز پارٹی کے سابقہ دور حکومت میں ہمارے ساتھ جو کچھ ہوا وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں لیکن ہم نے اس کے باوجود 2008ء کے انتخابات میں پیپلز پارٹی کو ملنے والے عوامی مینڈیٹ کو نہ صرف تسلیم کیا بلکہ ملک میں جمہوریت کے استحکام اور سندھ میں امن و بھائی چارے کے فروغ کیلئے پیپلز پارٹی کی غیر مشروط حمایت کا اعلان کیا۔ پیپلز پارٹی کی قیادت نے ہماری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا تو ہم نے بھی اپنی اخلاقی روایات کے مطابق اس کا پرخلوص جواب دیا۔

پیپلز پارٹی کی قیادت نے ایم کیو ایم سے اتحاد کرتے وقت عوام کو بہت سے وعدے کئے لیکن اس کی جانب سے ان پر عمل نہیں کیا گیا۔ حکومت کی جانب سے بار بار کی وعدہ خلافیاں کی جاتی رہیں اور وفاقی اور صوبائی سطح پر کابینہ میں شامل ایم کیو ایم کے وزراء محض نام کے وزیر اور مشیر تھے جو اپنی وزارتوں میں کسی بھی قسم کا فیصلہ کرنے اور عوامی مفاد میں کسی بھی قسم کے اقدامات کرنے میں بے اختیار تھے، کور کمیٹیوں کے اجلاسوں میں بارہا ان مسائل کو اٹھایا جاتا رہا حتیٰ کہ صدر مملکت آصف علی زرداری اور وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی کو بھی اس صورتحال سے آگاہ کیا جاتا رہا لیکن معاملات جوں کے توں رہے۔ اس صورتحال پر ایک طرف ایم کیو ایم کے عوامی نمائندوں میں بیزاری نے جنم لیا تو دوسری طرف ایم کیو ایم کے کارکنان و عوام میں بھی مایوسی پیدا ہوئی لیکن ایم کیو ایم نے صبر کیا اور حکومت کی بار بار کی وعدہ خلافیوں کے باوجود محض جمہوریت کے استحکام کی خاطر ہر مشکل اور کڑے وقت میں حکومت کا ساتھ دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم ایک سچے اور مخلص دوست کی طرح پیپلز پارٹی کی حکومت کو اس کی غلط پالیسیوں اور اقدامات کی نشاندہی بھی کراتے رہے اور اس پر کھل کر اختلاف بھی کرتے رہے۔ چاہے وہ این آر او کا معاملہ ہو یا آر جی ایس ٹی کا یا کوئی اور غلط اقدام۔ ہم نے ہر معاملے پر اپنے اصولی مؤقف کا اظہار کیا کیونکہ ہمارا اتحاد اپنے ذاتی اور خاندانی مفاد کیلئے نہیں بلکہ اصولوں کی بنیاد پر تھا۔ ایک موقع ایسا آیا کہ حکومت کے عوام دشمن فیصلے کی وجہ سے ہم پہلے وفاقی وزارتیں اور پھر حکومتی بینچیں چھوڑ کر اپوزیشن کی بینچوں پر چلے گئے جس سے ملک میں ایک بڑا سیاسی بحران آیا اور موجودہ حکومت اقلیتی حکومت میں تبدیل ہوگئی۔ اس موقع پر ہمیں ملک اور جمہوری نظام کا واسطہ دیا گیا۔ ہم نے اسے اپنی انا کا مسئلہ نہیں بنایا اور ملک اور جمہوریت کی خاطر یہ کڑوا گھونٹ پیتے ہوئے ایک بار پھر حکومت کے وعدوں پر یقین کیا۔ ایک طرف تو ہمارے ساتھ حکومت کا یہ رویہ رہا تو دوسری طرف ایم کیو ایم کو دبانے کیلئے اس کے منتخب نمائندوں، ذمہ داروں اور کارکنوں کی ٹارگٹ کلنگ کا سلسلہ شروع کردیا گیا۔ ایم کیو ایم کے خلاف جرائم پیشہ گروہوں کو استعمال کیا گیا۔ موجودہ حکومت کے دور میں ایم کیو ایم کے 300 سے زائد ذمہ داروں اور کارکنوں کو شہید کیا گیا جن میں ایم کیو ایم کے رکن سندھ اسمبلی رضا حیدر بھی شامل ہیں۔ ہم اپنے کارکنوں کے لاشے اٹھاتے رہے، ہماری آبادیوں پر دہشت گردوں کی جانب سے حملے ہوتے رہے مگر مسائل کا حل تو دور کی بات ہے ہمیں جان و مال کا تحفظ فراہم کرنے کیلئے بھی اقدامات نہیں کئے گئے، ہم خون کے گھونٹ پی کر صبر کرتے رہے۔ ان حالات کی وجہ سے ایک طرف ہم پر اپنے کارکنان و عوام کا دباؤ بڑھتا رہا تو دوسری طرف ہمیں اپنے سیاسی مخالفین، ناقدین اور عوامی حلقوں کی جانب سے یہ طعنے بھی سننے پڑے کہ ایم کیو ایم حکومت کے اس غلط رویہ کے باوجود اس سے کیوں چمٹی ہوئی ہے، ایم کیو ایم حکومت کے بغیر رہ نہیں سکتی، وغیرہ وغیرہ......ہم ملک کی نازک صورتحال کی وجہ سے دل پر پتھر رکھ کر یہ سب کچھ سہتے رہے اور حکومت کا ساتھ دیتے رہے۔ پیپلز پارٹی کی حکومت نے اسے ایم کیو ایم کی کمزوری تصور کیا اور اب حکومت نے ایم کیو ایم کو اس کے آئینی، قانونی اور جمہوری حقوق سے بھی محروم

کرنے کیلئے اس کے خلاف آمرانہ ہتھکنڈے استعمال کرنا شروع کر دیے ہیں۔

معزز صحافی حضرات

آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی کے انتخابات آئے تو مفاہمت کی سیاست کی دعویدار پیپلز پارٹی کی حکومت نے ہمارے ساتھ مفاہمانہ رویہ اختیار کرنے کے بجائے ہمارے ساتھ دھونس دھمکی کا رویہ اختیار کیا۔ہم پر حکومت کی جانب سے دباؤ ڈالا جانے لگا کراچی سے آزاد کشمیر کے مہاجرین کی وہ دو نشستیں جن پر گزشتہ انتخابات میں ایم کیو ایم نے کامیابی حاصل کی تھی ان میں سے ہم ایک نشست پر پیپلز پارٹی کے حق میں دستبردار ہو جائیں، ہمیں کھلے بندے الفاظ میں یہ دھمکی بھی دی گئی کہ اگر ایم کیو ایم دستبردار نہ ہوئی تو ہم کراچی میں انتخابات ملتوی کر دینگے۔جب ہم ان حکومتی دھمکیوں اور دباؤ میں نہیں آئے تو حکومت نے اپنی دھمکی پر عمل درآمد کرتے ہوئے الیکشن سے محض 24 گھنٹے قبل سیکوریٹی کا بہانہ بنا کر کراچی کی ان نشستوں پر انتخابات ملتوی کر دیے۔آزاد کشمیر کے انتخابات سے ایم کیو ایم کو دور رکھنے اور اسے اس کے جمہوری حق سے محروم کرنے کیلئے پیپلز پارٹی کی حکومت کی جانب سے جو ظالمانہ اور آمرانہ ہتھکنڈے اختیار کئے گئے اس کی تفصیل ہم اپنی گزشتہ پریس کانفرنس میں آپ کے توسط سے عوام کے سامنے لا چکے ہیں۔ہم گزشتہ روز کا الیکشن قطعی طور پر مسترد کرتے ہیں جس میں محض ایک سیٹ کی خاطر کشمیری مہاجرین کو ان کے جمہوری حق سے محروم کر دیا گیا۔

معزز صحافی حضرات

حکومت نے پہلے تو دھونس دھمکی کا رویہ اختیار کیا اور اب چوری تو چوری اوپر سے سینہ زوری کا طرز عمل اختیار کیا جا رہا ہے۔آزاد کشمیر کا الیکشن ہمارے لئے ایک ٹیسٹ کیس تھا اسلئے کہ جب آزاد کشمیر کی محض سیٹ کی خاطر پیپلز پارٹی کی حکومت نے اس طرح کے آمرانہ ہتھکنڈے استعمال کئے ہیں تو کسی کیلئے بھی یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ جنرل الیکشن میں پیپلز پارٹی کا رویہ کیسا ہوگا۔لہٰذا ہم نے اس ساری صورتحال پر ایم کیو ایم کے تمام ونگز، شعبہ جات، زونوں، سیکٹروں ، یونٹوں اور ڈسٹرکٹ کی سطح پر کارکنوں اور ذمہ داروں کی رائے لی۔ ہر سطح پر کارکنوں اور ذمہ داروں کی یہی رائے ہے کہ ہمیں حکومت سے الگ ہو جانا چاہیے۔
ہم تمام اراکین رابطہ کمیٹی ، ایم کیو ایم کے سینیٹرز ، ارکان قومی وصوبائی اسمبلی بھی موجودہ حکومت کے غیر جمہوری اور آمرانہ طرز عمل کو دیکھتے ہوئے اسی نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اب ایم کیو ایم کا ایسی حکومت کے ساتھ مزید چلنا ممکن نہیں ہے جو آمرانہ ذہنیت رکھتی ہے اور مخالفین تو درکنار اپنے اتحادیوں کے خلاف بھی جبر اور دباؤ کے آمرانہ ہتھکنڈے اختیار کر رہی ہے اور اپنی اصلاح کرنے کیلئے ہرگز تیار نہیں ہے۔لہٰذا کارکنان وعوام کی آراء، مشوروں اور خواہشات کو سامنے رکھتے ہوئے متحدہ قومی موومنٹ، پیپلز پارٹی کی موجودہ حکومت سے علیحدگی اختیار کرنے کا اعلان کرتی ہے۔ہم اب وفاق اور سندھ میں اپوزیشن کی بینچوں پر بیٹھیں گے۔

معزز صحافی حضرات

اقتدار کبھی ایم کیو ایم کی منزل نہیں رہا، ہم نے ہمیشہ اصولوں پر سیاست کی ہے، ہماری جدوجہد ذاتی یا خاندانی مفاد کیلئے نہیں بلکہ عوام کے اجتماعی مفادات اور حقوق کے حصول کیلئے ہے۔ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ہم دھونس، دھمکی میں نہ کل آئے تھے اور نہ آج آئیں گے، ہم نے جبر کے ہتھکنڈوں کے آگے نہ ماضی میں سر جھکایا تھا اور نہ اب سر جھکائیں گے اور تمام تر سازشوں اور آمرانہ ہتھکنڈوں کا سامنا کرتے ہوئے اپنی پرامن جدوجہد جاری رکھیں گے۔
ہم آج جمہوریت پر یقین رکھنے والے سیاسی و مذہبی رہنماؤں، انسانی حقوق کی تنظیموں، سیاسی تجزیہ نگاروں، دانشوروں، صحافیوں اور قلمکاروں سے بھی اپیل کرتے ہیں کہ وہ دیکھیں کہ ایم کیو ایم کو کس طرح جبر کے آمرانہ ہتھکنڈوں سے دبانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ہم عوام وکارکنان سے کہتے ہیں کہ وہ ہرگز مایوس نہ ہوں، اپنی صفوں میں اتحاد برقرار رکھیں۔ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر کل بھی بھروسہ تھا اور آج بھی ہے کہ وہ سب کچھ دیکھ رہا ہے اور وہی بہتر انصاف کرنے والا ہے۔بہت بہت شکریہ

رابطہ کمیٹی متحدہ قومی موومنٹ